مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

(از علمائے اوائل قرن ششم)

احتجاجِ طبرسی

حصہ سوئم/ چھارم

ناشر

ادارہ تحفظ حسینیت

لاہور پاکستان

سبیلِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔ C-1

احتجاج طبرسی

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی
(از علمائے اوائل قرن ششم)

حصہ (سوم۔ چهارم)

مترجم
جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ناشر
ادارہ تحفظ حسینیتؑ
لاہور پاکستان

دوسرے اہل مذاہب سے امام رضا کا احتجاج

اہل کتاب، مجوسی، صابئی کے رئیس اور دوسرے اہل مذاہب سے امام رضاؑ کا احتجاج و مناظرہ کا ذکر:

حسن ابن محمد نوفلی کہتے ہیں کہ جب امام رضا (مدینہ سے) مامون کے پاس آئے تو اس نے اپنے وزیر فضل ابن سہل کو حکم دیا کہ علماء ادیان، علماء متکلمین مثلاً جاثلیق رأس الجالوت، علماء صائبین، علماء زردشتیان، علماء رومیان اور علماء علم کلام کو جمع کرو اور میرے ابن عم فرزند موسیٰ ابن جعفر کو بھی بلاؤ تا کہ وہ لوگ میرے ابن عم کی باتوں کو سنیں اور یہ ان کی باتوں کو سنیں۔ فضل ابن سہل نے سب کو بلایا جب سب جمع ہو گئے تو مامون کو بھی خبر دی، اس نے سب کو حاضر ہونے کا حکم دیا مامون نے سب کو خوش آمدید کہا پھر اس نے ان لوگوں سے کہا کہ میں نے آپ لوگوں کو اجباری طور پر بلایا ہے اور چاہتا ہوں کہ مدینہ سے آئے ہوئے میرے ابن عم سے آپ لوگ مناظرہ کریں کل آپ لوگ اوّل وقت یہاں آیئے کوئی بھی مخالفت نہ کرے۔ سب نے کہا اے امیر المومنین ہم آپ کے مطیع ہیں، ہم کل اسی وقت ضرور حاضر ہو گے انشاء اللہ۔

نوفلی کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے امام رضاؑ سے بات کر رہے تھے کہ ناگاہ خادم امام یاسر داخل ہوئے اور کہا یا سیدی!

مامون نے آپ کو سلام پہنچایا ہے اور کہا ہے کہ آپ کا بھائی آپ پر قربان! مختلف مذاہب کے علماء اور علماء علم کلام میرے پاس آئے ہوئے ہیں کیا آپ میرے پاس آکر ان سے بحث و مباحثہ کرنا پسند کریں گے؟ اگر نہ چاہیں تو زحمت کی ضرورت نہیں اگر مائل ہوں تو ہم آپ کے پاس آجائیں۔

امام رضاؑ نے فرمایا: سلام کہنا اور بتا دینا کہ میں آپ کی بات سمجھ گیا؛ انشاء اللہ کل صبح حاضر ہوں گا۔

راوی: جب خادم باہر چلا گیا تو امام نے میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے نوفلی! تم عراقی ہو اور اہل عراق ظریف اور نکتہ سنج طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، ان تمام علماء و ادیان اور جمع کرنے سے تمہاری نگاہ میں مامون کا کیا مقصد ہے؟

راوی: میں نے کہا کہ وہ آپ کا امتحان لینا چاہتا ہے اور وہ آپ کے علم کا اندازہ کرنا چاہتا ہے اور معاملہ کی غیر معتمد و کمزور بنیاد پر بنایا گیا اور بہت ہی خطرناک مقصد ہے امامؑ نے فرمایا: اس باب میں اس کی بنیاد کیا ہے؟

راوی: میں نے کہا متکلمین اور اہل بدعت مثل علماء نہیں کیونکہ عالم درست وصحیح باتوں کا انکار کرتے لیکن یہ لوگ انکار کرنے والے اور مغالطہ کرنے والے ہیں اگر وحدانیت کی بنیاد پر ان سے بحث کی جائے تو کہتے ہیں کہ اس کی وحدانیت ثابت کرو، اگر آپ کہیں کہ محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں تو کہتے ہیں کہ ان کی رسالت ثابت کرو، پھر مغالطہ کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں کہ مقابل خود ہی اپنی دلیل باطل کر دیتا ہے اور بحث سے ہاتھ اٹھالیتا ہے۔

میں نے کہا میری جان قربان؛ آپ ان سے دور رہے یہ سن کر امام علیہ السلام مسکرائے اور کہا: اے نوفلی! کیا تم ڈرتے ہو کہ وہ میری دلیل کو باطل کر دیں گے؟

راوی: میں نے کہا نہیں، خدا کی قسم آپ کے بارے میں مجھ کو کوئی ڈر نہیں اور خدا سے امیدوار ہوں کہ وہ آپ کو کامیابی دے گا۔

امام رضا علیہ السلام: اے نوفلی! جاننا چاہتے ہو کہ مامون اس کام سے کب پشیمان ہوگا؟

راوی: میں نے کہا ہاں۔

امام رضا علیہ السلام میں اہل توریت سے ان کی توریت سے، اہل انجیل سے ان کی انجیل سے، اہل زبور سے ان کی زبور سے اور ماہبین کے عراقی زبان میں زردشتیوں سے فارسی میں رومیوں سے رومی زبان میں اور تمام علماء سے ان کی ان کی زبان میں بحث کروں گا اور جواب دے کر ان پر غالب ہو جاؤں گا اور وہ سب میری باتوں کو قبول کریں گے تو مامون جان لے گا جس کے پیچھے وہ بھاگ رہا ہے اس سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہے، اس وقت پشیمان اور شرمندہ ہوگا۔

"لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی لعظیم" جب صبح ہوئی فضل بن سہل امام علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا میں آپ کے قربان؛ فرزند عم آپ کے منتظر ہیں اور لوگ جمع ہو چکے ہیں، آپ کیا تشریف لائیں گے؟

امام رضا علیہ السلام: تم جلدی جلدی چلو انشاء اللہ میں بھی پہنچ رہا ہوں۔ امام علیہ السلام نے وضو کیا اور تھوڑا سا ستو تناول فرمایا اور ہم کو بھی دیا، نکلے اور ہم بھی ان کے ساتھ چلے یہاں تک مامون کے پاس پہنچ گئے وہاں مجمع ہوا تھا اور امام علیہ السلام کے چچا محمد ابن جعفر صادق علیہ السلام کچھ سادات کے ساتھ اور سردار لشکر بھی اس نشست میں حاضر تھے۔

جب امام علیہ السلام داخل ہوئے تو مامون اور دوسرے افراد مجلس احترام امام میں کھڑے ہو گئے اور امام علیہ السلام مامون کے ساتھ بیٹھے حتی کہ جب مامون نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا تب وہ لوگ بیٹھے کچھ دیر تک مامون خود امام علیہ السلام سے گفتگو کرتا

رہا پھر جاثلیق کی طرف رخ کر کے کہا اے جاثلیق! یہ علی ابن موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام میرے ابن عم، دختر رسول اللہ فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سے بحث و مناظرہ کرو اور انصاف سے کام لو۔

جاثلیق: یا امیر المومنین! میں ایسے شخص سے کیا بحث کروں، جو ایسی کتاب سے استدلال کرتا ہے جسے میں مانتا نہیں اور ایسے نبی کے اقوال کو دلیل بناتا ہے جس پر میرا ایمان نہیں؟ امام رضا: اے نصرانی! اگر انجیل سے دلیل بیان کروں تو کیا تو اس کو قبول کرے گا؟

جاثلیق: کیا میں انجیل کو رد کر سکتا ہوں؟ خدا کی قسم! میں اسے اپنے باطن کے خلاف بھی قبول کروں گا۔

امام رضا علیہ السلام: اب جو چاہو سوال کرو اور مجھ سے اس کا جواب سنو۔

جاثلیق: حضرت عیسیٰ کی نبوت اور ان کی کتاب کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ ان دو کے منکر ہیں؟

امام رضا علیہ السلام: میں نبوت حضرت عیسیٰ ان کی کتاب اور جو انھوں نے اپنی امت کو بشارت دی اور حوارین نے جن باتوں کا اقرار کیا سب پر ایمان رکھتا ہوں اور جس عیسیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی کتاب کا اقرار نہیں کیا اور ان کی بشارت نہیں دی ان کا منکر ہوں۔

جاثلیق: کیا کوئی حکم دو شاہد عادل نہیں چاہتا؟

امام رضا علیہ السلام: کیوں نہیں۔

جاثلیق: پس آپ دو ایسے گواہ پیش کیجئے جو آپ کے دین کے علاوہ عیسائیت کو بھی قبول کرتے ہوں اور ہم سے بھی ایسے ہی گواہی مانگیں۔

امام رضا علیہ السلام: اب تو نے انصاف کی بات کی کیا تم ان کی بات قبول کرو گے جو حضرت عیسیٰ کے نزدیک مقام و منزلت رکھتے تھے؟

جاثلیق: وہ شخص عادل کون ہے اس کا نام بتائیے؟

امام رضا علیہ السلام: تم یوحنائے دیلمی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

جاثلیق: آپ نے حضرت مسیح کے نزدیک ترین و محبوب ترین شخص کا نام لیا۔

امام رضا علیہ السلام: میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ کیا انجیل میں نہیں آیا ہے کہ یوحنا نے کہا کہ حضرت مسیح نے مجھ کو دین محمد عربی

کی خبر دی ہے اور بشارت دی ہے کہ میرے بعد حضرت محمد ﷺ آئیں گے اور میں نے بھی حوارین کو بشارت دی ہے اور تم ان پر ایمان لاؤ؟

جاثلیق: ہاں یوحنا نے حضرت مسیح سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ایک شخص کی نبوت اور اس کے اہل بیت علیہم السلام کی اور ان کے وصی کی بشارت دی ہے لیکن اس کا وقت بیان نہیں کیا اور اس کی شناخت نہیں کرائی کہ ہم اس کو پہچان لیں۔

امام رضا علیہ السلام: اگر میں کسی انجیل پڑھنے والے کو بلاؤں کہ وہ آ کر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور ان کے اہل بیت علیہم السلام اور ان کی امت کے متعلق آیات انجیل کی تلاوت کرے تو کیا تم ایمان لاؤ گے؟

جاثلیق: بہت اچھی بات ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے قسطاس (نسطاس) رومی سے کہا کہ تم کو انجیل کا سفر سوم کتنا یاد ہے؟ اس نے کہا مجھے مکمل یاد ہے۔

پھر آپ رأس الجالوت کیطرف مڑے اور کہا رأس کہ کیا تو نے انجیل پڑھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔

امام رضا علیہ السلام: میں انجیل کا سفر سوم پڑھتا ہوں اگر محمد عربی ان کی آل پاک اور ان کی امت کیلئے کچھ ہو تو اس کی گواہی دینا اگر ان کے بارے میں کوئی بات نہ ہو تو گواہی نہ دینا۔ امام علیہ السلام نے سفر سوم پڑھا اور ذکر رسول اسلام ﷺ پر پہنچ کر ٹھہر گئے، فرمایا: اے نصرانی تجھے عیسیٰ اور ان کی ماں کی قسم کہ تو سمجھ گیا ہو گا کہ میں انجیل کا عالم ہوں؟

اس نے کہا: ہاں

پھر آپ نے حضرت محمد ﷺ ان کے اہل بیت علیہم السلام اور ان کی امت سے متعلق مطالب کی تلاوت کی اور فرمایا:

اے نصرانی! بتاؤ کیا یہ عیسیٰ بن مریم کا قول نہیں ہے کہ اگر تم نے انجیل کی کہی ہوئی باتوں کی تکذیب کی تو گویا تم نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ کی تکذیب کی اور اگر تم نے ان مطالب کا انکار کیا تو تمہارا قتل واجب ہو گا کیوں کہ تم نے اپنے پروردگار کا اور اپنے نبی اور کتاب کا انکار کیا۔

جاثلیق: جو مطالب بھی انجیل سے ثابت ہو گا میں اس کا انکار نہیں کروں گا بلکہ ایمان لاؤں گا۔

امام رضا علیہ السلام: تم لوگ ان کے اقرار پر گواہ رہنا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا جو چاہو سوال کرو۔

جاثلیق: حضرت عیسیٰ کے حوارین اور انجیل کے علماء کی تعداد کتنی تھی؟

امام رضا علیہ السلام: ایک شخص سے پوچھا حوارین بارہ افراد تھے اور ان کا عالم اور ان سے برتر جناب الوقا تھے نصاریٰ